عبداللہ گوہر ، عمر گوہر ، حبیب انس ، یاسر انس ' کراچی

سید مودودی نمبر میں مضامین تو ابھی نہیں پڑھے' لیکن مولانا کی کتابوں کے اشتہارات نے دل خوش کر دیا۔ انھوں نے اشاعت کو ایک معنی اور پیغام دیا ہے۔ یہ ''اشاعت خاص'' پڑھنے والے کا تعلق مولانا کی شخصیت سے قائم کرتی ہے لیکن اس کی آبیاری ان کتابوں سے ہی ہوگی جس کی اطلاع ان اشتہارات سے ملتی ہے۔ ہم نے مولانا کو نہیں دیکھا' ہمارے لیے تو ان کا لٹریچر ہی سب کچھ ہے۔ بزرگوں سے یہی سنا ہے کہ کوئی مضمون پڑھا' اور پھر ڈھونڈ ھ ڈھونڈ ھ کر سب کتابیں پڑھ ڈالیں۔ تفہیم القرآن کا مختصر اشتہار بھی خوب ہے۔

نصیر خاں ' نوشہرہ کلاں

''تحقیق میں جامعات کا کردار'' (ستمبر ۲۰۰۳ء) حقیقت پر مبنی ایک چشم کشا مطالعہ ہے۔ پاکستانی جامعات میں پی ایچ ڈی کا موضوع منظور کروانے اور داخلہ لینے میں کم از کم ایک سال ضائع ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اتنے عرصے میں بیرونِ ملک یونی ورسٹیوں میں پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ کر جمع بھی کروا دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے جرمنی سے نو ماہ میں پی ایچ ڈی مکمل کر لی تھی۔ اگر جامعات مالی امداد نہیں بھی کر سکتیں تو کم از کم بھاری فیسیں تو ختم کر سکتی ہیں۔

احمد اقبال قاسمی ' کراچی

رمضان آتا ہے تو زکوٰۃ بھی موضوع بن جاتا ہے۔ پی ٹی وی نے ایک مذاکرہ زکوٰۃ کی کٹوتی اور اس کی تقسیم پر کیا جس میں بتایا گیا کہ زکوٰۃ تو وصول ہوتی ہے لیکن قانون کے تحت عشر کی وصولی صوبائی حکومتوں کے سپرد ہے اور نہ ہونے کے برابر اس پر عمل ہو رہا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس طرح غربا و مساکین کی انتہائی حق تلفی ہو رہی ہے اور ان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا ہم یہ سمجھیں کہ صوبائی حکومتیں جاگیرداروں کے دباؤ میں آ کر حکمِ الٰہی کو پس پشت ڈال رہی ہیں۔

اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۰۱-۲۰۰۰ء میں نصف عشر کی رقم ۲۵ ارب روپے سے زائد ہو جاتی ہے۔ یہ مستحقوں کا حق تھا جو وصول نہیں کیا گیا۔ ضرورت ہے کہ سرحد اور بلوچستان کی حکومتیں اس میں پیش قدمی کریں' اور غریبوں کے لیے اتنے کام کریں کہ دوسرے صوبوں کے لیے نمونہ ہو۔ آج کل ''غربت مٹاؤ'' ایک نعرہ ہے جس کے نام پر بیرونی ممالک سے امداد لی جاتی ہے لیکن جو نظام اسلام نے دیا ہے اسے بروے کار نہیں لایا جاتا۔